پاکستان میں گیس کے مسائل: ایگزیکٹو سمری

کس طرح ورلڈ بینک گروپ نے قدرتی گیس کیلئے اپنی تائید سے از سرنو قابلِ استعمال توانائی کی منتقلی میں رکاوٹیں پیدا کی ہیں

ورلڈ بینک کے پیشِ نظر ہائیڈروپاور اور گرڈ میں سرمایہ کاری کے علاوہ شمسی پی وی اور بادبانی توانائی کی بڑے پیمانے پر پائیدار وسعت کے اہداف ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ پاکستان میں یہ دونوں قابلِ حصول اور مطلوب ہیں۔ یہ پالیسی فوری اور طویل المعیاد عرصے کی معاشی، توانائی کے تحفظ اور ماحولیاتی فوائد کی راہ ہموار کرے گی اور پاکستان کی بین الاقوامی سطح پر توانائی کی منتقلی میں شرکت کو یقینی بنائے گی۔

بہرصورت، ورلڈ بینک پاکستان کے گیس پر انحصار میں انتہائی اضافے کیلئے بھی ذمہ دار رہا ہے۔ یہ ان شواہد کے باوجود ہے کہ گیس کو زیادہ صاف توانائی کے نظاموں کی جانب ''منتقلی'' کا حامل ایندھن قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ اس لیے کہ گیس انتہائی زیادہ مقدار میں کاربان کا اخراج کرنے والا ایندھن ہے، جیسا کہ کوئلہ ہے، جو بھی زیادہ صاف از سرنو قابلِ استعمال متبادل کے فنڈز حاصل کر رہا ہے۔ ایشیا میں گیس سے متعلقہ ڈھانچے کو وسعت دینے کے منصوبے پیرس معاہدے کے مقاصد حاصل کرنے اور ماحولیاتی بحران کے انتہائی تباہ کن اثرات کو زائل کے سامنے بڑے خطرات میں سے ایک ہیں۔ ورلڈ بینک جو کھم کی حامل اس حکمت عملی کا حصہ بننے کے بجائے پائیدار از سرِنو قابلِ استعمال توانائی کے عمل میں اپنی تائید کو مضبوط کرے۔

پاکستان میں گیس کی ملکی پیداوار میں کمی کے باعث پائیدار از سرِنو قابلِ استعمال متبادل کی جانب تیز منتقلی کی راہ ہموار ہوئی ہے، تاہم اس کے بجائے گیس کی طلب میں اضافہ تاحال برقرار ہے۔ یہ اضافہ گھریلو اور کھاد کے شعبہ جات کو انتہائی مراعات جاری کرنے کی وجہ سے مصنوعی طور پر بھی ہوا ہے۔ 2016 کے دوران فراہمی میں خال کو پُر کرنے کیلئے ایل این جی متعارف کرائی گئی۔ اب ایل این جی پاور پلانٹ پاکستان میں گیس کی کل کھپت کا 25 فیصد ہیں اور اس انحصار میں دیگر کے ساتھ ورلڈ بینک کا بھی کردار ہے۔

گیس، فراہمی کے ضمن میں بنیادی طور پر غیر انحصار کی حامل اور تبدیلی پذیر ہے، جب کہ پائیدار از سرِنو قابلِ استعمال توانائی اس ضمن میں تحفظ فراہم کرسکتی ہے۔ اس وقت پاکستان میں زیرِ استعمال ایل این جی کا تقریباً نصف فوری لین دین کی منڈی سے حاصل کیا جاتا ہے، جس نے ملک کو ناپید کی صورتحال کی جانب دھکیلنے سے گریز کیلئے طویل المعیاد معاہدوں کے تحت فراہمی جاری رکھنے کی غرض سے فوری لین دین کی بار برداری کی اوسان خطا کرنے والی قیمت کی ادائیگی پر مجبور کردیا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر گیس کی نرخوں میں یہ اضافہ یورپ میں کمی کی وجہ سے ہے جس نے ایشیائی ایل این جی کو ریکارڈ سطح پر پہنچادیا ہے۔

گیس میں ورلڈ بینک اور بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن (IFC) کے کردار کی ایک جھلک

2002 میں IFC (ورلڈ بینک کے نجی شعبہ کا حصہ) نے سندھ میں بھٹ گیس فیلڈ کی تیاری کے سلسلے میں LAMSO آئل پاکستان لمیٹڈ کو تین کروڑ ڈالر فراہم کیے۔ اُس وقت متعین ہدف کراچی میں نئے صنعتی صارفین کیلئے ایندھن کے انتخاب کے طور پر گیس کو ترویج دینا اور غیر ملکی تیل پر ملکی انحصار کو کم کرنا تھا۔

2015 میں IFC نے ایک اہم پاکستانی ادارے اینگرو کیلئے چھ کروڑ پینتالیس لاکھ ڈالر کا اہتمام کیا تاکہ پاکستان کے پہلے ایل این جی ٹرمینل کی تعمیر میں ہاتھ بٹایا جاسکے۔ پورٹ قاسم، کراچی میں واقع اس سہولت نے پاکستان کو بیرونِ ملک سے ایل این جی منگوانے سے متعارف کرایا۔ اس نے حال اور مستقبل میں پورٹ قاسم پر ایل این جی ٹرمینل قائم کرنے کے منصوبے کی راہ ہموار کی جس نے مینگروو کے درختوں کو نقصان پہنچانے کے ساتھ پورٹ قاسم کے قرب و جوار میں رہائش پذیر ماہی گیروں کی زندگیوں اور گزربسر کے ذرائع کو خطرات سے دوچار کردیا۔

یہ منصوبہ پاکستان میں توانائی کی قلت کو مخاطب کرنے کیلیئے سرمایہ کاری کے ضمن میں دس ارب ڈالرز تک کا انتظام کرنے کی ورلڈ بینک اور IFC حکمت عملی کا حصہ تھا۔ٹرمینل ہر سال پینتالیس لاکھ ٹن تک گیس کا حامل ہے اوراس کا ہدف ڈیزل پر ملکی انحصار میں تخفیف تھا۔اگر یہ سرمایہ کاری ازسرِ نو قابلِ استعمال توانائی پر منتقلی کی جاتی تو ملک آج صاف اور قابلِ انحصار توانائی کی فراہمی سے استفادہ کر چکا ہوتا۔

ورلڈ بینک کی ابتدائی حوصلہ افزائی کے بعد پاکستان میں ایل این جی میں وسعت تا حال جاری ہے۔آج پاکستان اسٹریم گیس پائپ لائن کے علاوہ دو فلوٹنگ اسٹوریج ری گیس فکیشن یونٹ (FSRU) تجویز کیے گئے ہیں، جو IEEFA کے اعداد و شمار کے مطابق 2022 کے اختتام سے 2024 تک کام کاج شروع کردیں گے۔ایک کمبائنڈ- سائکل گیس ٹربائن (CCGT) پاور منصوبہ 2021 کے دوران مکمل ہوا۔اس منصوبے کی عمر تیس برس ہے، اس لیے صارفین میں تشویش پائی جاتی ہے کہ یہ پاور پلانٹ ایک اور متروک و بے یار و مددگار اثاثہ ہوجائے گا، نتیجتاً گیس اور بجلی کے نرخوں میں مزید اضافہ ہوگا۔اس منصوبے کیلیئے پچھتر فیصد مالیات مقامی بینکوں سے حاصل شدہ تجارتی قرضوں کے ذریعے ہوئی ہے، ان بینکوں میں حبیب بینک بھی شامل ہے، جس کی توانائی کے شعبے میں مالیات فراہم کرنے کی ایک پوری تاریخ ہے اور جس نے 2015 میں پانچ تھر کول پاور منصوبوں کی تیاری میں استعمال کرنے کی غرض سے ورلڈ بینک سے ساڑھے بائیس کروڑ ڈالر حاصل کیے۔

2015 میں غیر ممالک سے ایل این جی منگوانے کو توانائی کی پیداوار کا ایک مناسب معاشی ذریعہ سمجھا جارہا تھا۔آج پاکستان میں بیرونِ ممالک سے منگوائی جانے والی ایل این جی کے نرخ ریکارڈ حد تک بڑھ گئے ہیں اور چونکہ ایل این جی فراہم کرنے والی ENI اور گنوور فراہمی میں کوتاہی کی مرتکب ہوئی ہیں اس لیے پاکستان کا ڈیزل کی جانب واپسی کا سفر شروع ہوا ہے کیونکہ پائیدار ازسرِ نو قابلِ استعمال توانائی میں مناسب سرمایہ کاری نہیں کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ریاستی شعبے کی گیس فراہم کرنے والی کمپنیوں (سوئی سدرن گیس پرائیوٹ لمیٹڈ اور سوئی نادرن گیس پرائیوٹ لمیٹڈ) نے اضافی گنجائش کی عدم موجودگی بتاتے ہوئے، نجی طور پر بیرونِ ممالک سے منگوائی جانے والے گیس کی انتظام کاری کیلیئے اپنی منتقلی کی پائپ لائنوں کے استعمال پر واضح انداز میں اعتراض کیا ہے۔ یہ عمل بھی مستقبل میں بیرونِ ممالک سے منگوائی جانے والی ایل این جی ٹرمینلز کو بیکار کرسکتا ہے، جس کا ناگزیر نتیجہ فراہمی سے متعلقہ اخراجات میں مزید اضافے کی وجہ سے اسکے نرخوں میں لامتناہی اضافہ ہوسکتا ہے۔

سرمایہ کاری اور حوصلہ افزائی سے پاکستان گیس اور اس نوعیت کے ایندھن سے کنارہ کشی اختیار کرسکتا تھا اور توانائی کے پائیدار ازسرِ نو قابلِ استعمال مقامی ذرائع کی ترویج کے ذریعے اپنے توانائی کے تحفظ میں سرمایہ کاری کرسکتا تھا۔

ورلڈ بینک پاکستان میں ازسرِ نو قابلِ استعمال توانائی کی جانب منتقلی کو اپنی ترجیح بنا رہا ہے

ورلڈ بینک کے پاکستان سسٹم یٹک کنٹری ڈائگنوسٹک 2020، جو کہ 2022 سے 2026 تک ملکی شراکت کے ڈھانچے کا بنیاد بنتی ہے، واضح کرتی ہے کہ حکومتِ پاکستان مستقبل میں توانائی کے میدان میں ازسرِ نو توازن پیدا کرے۔اس کے مطابق یہ عمل "پاکستان کے مہنگے ایندھن پر انحصار کو کم کرے گا اور مقامی، صاف ازسرِ نو وسائل کی شراکت میں اضافہ کرے گا، جس کیلیئے نجی شعبہ کی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنے پر زور دیا جائے گا۔"

اسکے علاوہ، 2021 میں توانائی کے شعبے کی مالیاتی حیثیت بحال کرنے اور کم کاربان کی راہ پر سفر اختیار کرنے کی منتقلی کی یقین دہانی کیلیئے پاکستان کو ورلڈ بینک ترقیاتی پالیسی قرضوں سے ایک ارب بیس کروڑ ڈالر ملے۔ ورلڈ بینک نے توانائی کے شعبے میں تین قرضے جاری کیے:

- ☆ قابلِ اخراجات اور صاف توانائی کا پروگرام (PACE)
- ☆ پائیدار معیشت کیلیئے بحالی کی سکت رکھنے والے ادارے (RISE)
- ☆ تبدیلی کے عمل کی ترویج کیلیئے انسانی سرمایہ کاری کا حصول (SHIFT)

اجتماعی طور پر، ورلڈ بینک مندرجہ بالا تینوں اصلاحات کے ذریعے پاکستان کی پائیدار ترقی کی راہ پر چلنے میں مدد کرنے کی توقع رکھتی ہے۔

بہرصورت، ازسرِ نو قابلِ استعمال توانائی کی جانب منتقلی کی حوصلہ افزئی کے اس عزم کے باوجود، ورلڈ بینک نے PACE قرضے کی منظوری سے قبل توانائی کے شعبے میں اصلاحات کو تیز تر کرنے کیلئے حکومت اور توانائی کے شعبے کے اربابِ اختیار پر دباؤ ڈالا۔ منظوری کے عمل کی تیز رفتاری میں توانائی کے شعبے کے اربابِ اختیار نے 2030 کیلئے ازسرِ نو قابلِ استعمال اہداف میں تخفیف کرتے ہوئے 2030 تک توانائی کے پیداواری ارتکاز کو تیس فیصد سے کم کر کے سترہ فیصد کر دیا۔ اس نظرثانی شدہ منظرنامے میں آئندہ دس برسوں کے دوران کوئلے کی لگ بھگ 8.5 گیگاواٹ اور دس گیگاواٹ ایل این جی اور گیس کے علاوہ مہنگے اور آلودہ ایندھن کی بالادستی ہوگی۔

یہ بالخصوص مایوس کن ہے کیونکہ پاکستان کی متبادل اور ازسرِ نو قابلِ استعمال توانائی پالیسی (AREP) 2000 اور ورلڈ بینک کی اپنی تحقیق ''تبدیلی پزیر ازسرِ نو قابلِ استعمال توانائی (VRE) مربوط اور منصوبہ بندی مطالعہ'' نے 2030 تک توانائی کے ارتکاز کے تیس سے تینتیس فیصد تک کی VRE ہدف کی سفارش کی ہے، سو اس طرح VRE اہداف میں انتہائی تخفیف کسی عذاب کی طرح نازل ہوئی ہے جس کا ازالہ ہونا ضروری ہے۔

ورلڈ بینک اور IFC کیلئے سفارشات

☆ تسلیم کیا جائے کہ قدرتی گیس اور ایل این جی کی حوصلہ افزائی کرنے والی سابقہ پالیسی ایک فاش غلطی تھی جس نے بیرونِ ملک سے منگوائی جانے والی ایل این جی پر حالیہ انحصار اور فراہم کنندگان کے ناقابلِ برداشت نرخوں کی راہ ہموار کی ہے۔

☆ پائیدار ازسرِ نو قابلِ استعمال توانائی کے ذرائع اور ذخیرے، علاوہ ازیں گرڈ کی لچک میں توسیع / بہتری پر مبنی طویل المعیاد تحفظ کی یقین دہانی پر زور دیتے ہوئے گیس اور ایل این جی سے تیزی سے گلو خلاصی کی جانب منتقلی کیلئے حکومتِ پاکستان کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے اپنے وسائل استعمال کریں۔

☆ شمسی اور بادبانی سمیت پائیدار ازسرِ نو قابلِ استعمال متبادل کی جانب منتقلی کیلئے حوصلہ افزائی / تعاون جاری رکھیں اور ''کوئلے سے صاف'' تک پاکستان کی جست کی گنجائش کی راہ ہموار کریں۔